© rasailojaraid.com



# افغان عبوری حکومت کے وزیرِ داخلہ مولانا محمد یونس خالص سے انٹرویو

## سپر پاورز افغانستان میں اسلامی انقلاب سے لرزاں اور ترساں ہیں

## اتباعِ رسولؐ میں کامیابی کی کنجی اور فتح کا راز مضمر ہے

۲۱ ستمبر ۱۹۸۹ء کو افغان مہاجرین کیمپ واقع شمشتو ضلع پشاور میں جمعیۃ طلباء اہلسنت والجماعت افغانستان کے زیرِ اہتمام ایک عظیم تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس میں صوبہ سرحد بھر سے دینی مدارس کے طلبہ، جمعیۃ کے کارکنوں، افغان مجاہدین، زعماء جہاد اور افغان راہنماؤں نے شرکت کی۔ دارالعلوم حقانیہ سے بھی سَو سے زائد طلبہ کی جماعت اس اجتماع میں شریک ہوئی۔ صدر جمعیۃ کی دعوت پر احقر نے بھی دارالعلوم کے اساتذہ مولانا قاری محمد عباس، مولانا قاری محمد رمضان اور افغان کمانڈر جناب ولسوال محمد حکیم کی ہمراہی اور معیت میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ۹ بجے احقر کی تقریر ہوئی جبکہ اس سے قبل سوا سات بجے افغان قیادت کے بزرگ راہنما، حزبِ اسلامی افغانستان کے صدر اور افغان عبوری حکومت کے وزیرِ داخلہ جناب مولانا محمد یونس خالص صاحب سے اُن کی قیامگاہ پر ملاقات ہوئی۔ موصوف مرکزِ علم دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فاضل، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہٗ کے تلمیذِ خاص اور افغان اتحاد کے پہلے سربراہ ہیں، ان کے بے لوث مساعی اور جہادِ افغانستان میں مؤثر کردار نے اُن کی شخصیت کو مزید نکھار دیا ہے۔ احقر نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور جہادِ افغانستان کی تازہ ترین صورتحال سے متعلق مختصر انٹرویو بھی لے لیا جو وقت کی ضرورت و اہمیت اور افادۂ عامہ کے پیشِ نظر نذرِ قارئین ہے۔ (عبدالقیوم حقانی)

**سوال:** مسئلہ افغانستان کی تازہ ترین صورتحال میں افغان قیادت، امریکہ، روس اور پاکستان کے کردار اور ترجیحات کی روشنی میں کیا صورتِ واقعہ قرار دی جاسکتی ہے؟



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



**جواب** :- افغانستان کا مسئلہ اس وقت بہت ہی نازک اور حساس مرحلہ میں ہے، پوری دنیا کی نظریں اس پر ہیں، سُپر پاورز سیاسی اعتبار سے اس کے مستقبل کو اپنے اپنے دامن سے وابستہ کرنا چاہتی ہیں، مجاہدین نے میدانِ کارزار میں جہاد کی ایک تاریخی روایت قائم کی، اب قائدین کا امتحان ہے۔ افغان مسئلہ سیاسی اعتبار سے بڑا گنجلک اور وہاں پر خالص اسلامی انقلاب اور اسلامی ریاست کے قیام اور استحکام کے اعتبار سے بڑی اہمیت کا حامل ہے، مجاہدین کا ہدف یہی ہے، جہاد اور قربانیوں کا اصل مقصد یہی ہے جبکہ بیرونی طاقتیں امریکہ سمیت روس بھی اور ان کے زیر اثر حکومتیں افغانستان میں صحیح اسلامی ریاست کے قیام سے لرزاں و ترساں ہیں اور ان کی اب کی تازہ حکمت عملی بھی اس میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ روس چاہتا ہے کہ نجیب افغانستان میں ناکام ہو چکا ہے، نجیب یا کوئی بھی روسی کٹھ پتلی افغانستان میں تنہا حکومت نہیں چلا سکتے۔ لہٰذا آئندہ کے نئے انقلاب میں نجیب یا کسی بھی روسی کٹھ پتلی کو حکومت میں حصہ ملنا چاہیئے تاکہ وہ روسی مفادات اور مقاصد کا تحفظ کر سکے اور نئی حکومت کے لیے ہمیشہ ایک مستقل مسئلہ بنا رہے امریکہ کی کوشش بھی یہی ہے کہ افغان مجاہدین انقلاب اور جہاد میں کامیاب ہونے پر تنہا حکومت بنانے کے بجائے ظاہر شاہ قسم کے لوگوں کو بھی اس میں حصہ دار بنایا جائے۔ بہرحال بیرونی طاقتیں جہادِ افغانستان کی اصل اساس اور خالص اسلامی اور انقلابی روح پر یلغار کرنا چاہتی ہیں۔ وہ یہ نہیں چاہتیں کہ افغانستان میں اسلامی نظام کامیاب اور عملاً نافذ ہو کر اس علاقہ کو سکون و امن کا گہوارہ بنا دے۔

> **بہرحال بیرونی طاقتیں جہادِ افغانستان کی اصل اساس اور خالص اسلامی اور انقلابی روح پر یلغار کرنا چاہتی ہیں**

**سوال** :- حکومت پاکستان اس نازک اور حساس مرحلے پر مسئلے کے حل میں کیا لائحہ عمل اختیار کیے ہوئے ہے؟

**جواب** :- حکومت پاکستان کے پاس موجودہ حالات میں اس کا کوئی حل نہیں ہے، وہ تو چکی کے دو پاٹوں میں ہے، ایک طرف بھارت اور روس ہے تو دوسری طرف امریکہ، اب اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے سارا مدار اسی پر ہے۔ بہرحال ہم توقع رکھتے ہیں کہ حکومتِ پاکستان افغان مسئلے کے حل میں ایسا لائحہ عمل اختیار کرے اور ایسا کردار ادا کرے جس سے جہادِ افغانستان کی عظیم قربانیاں رائیگاں نہ ہوں اور خالص اسلامی ریاست کی تشکیل کا مرحلہ آسان ہو سکے۔

**سوال** :- مجاہدین میں اختلافات اور باہمی منازعت کی خبریں سننے میں آ رہی ہیں، یہ کس حد تک درست ہیں؟



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



**جواب**:۔ اختلاف رائے جب خالص دینی اور اسلامی حدود کے اندر ہو تو قومی فلاح، نظام شریعت کے غلبہ اور اسلامی انقلاب کے اصل اہداف کے حصول کے لیے ہو تو محمود ہے۔ مجاہدین بحمداللہ اول روز سے اسی ہدف اور عظیم مقصد کے حصول کے لیے روسی دشمن سے برسر پیکار ہیں۔ البتہ ہاتھ کی پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں، کوئی ریوڑ بھی کالی بھیڑوں سے خالی نہیں ہوتا۔ اگر کچھ لوگ اپنی اغراض تبدیل کرلیں گے، وزارت و اقتدار اور جاہ و منصب کا حصول مقصد بنالیں گے، غیر ملکی ایجنٹی کرکے قومی نوعیت کے حساس مسائل اور جہادِ اسلامی جیسے عظیم کاز کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے تو انہیں خود اپنے عملِ بد کی سزا بھی مل جائے گی، اللہ کریم تو سب کچھ دیکھ رہے ہیں، تاہم مجموعی حیثیت سے بحمداللہ کامیابی کی طرف پیش رفت ہو رہی ہے۔

**سوال**:۔ موجودہ پیچیدہ صورتحال میں آپ کی رائے اور عزائم کیا ہیں؟

**جواب**:۔ جہادِ اسلامی کو پوری توجہ سے خالص اسلامی اساس پر استوار کیا جائے، کجیاں، خامیاں اور دینی نقطۂ نظر سے کمزوریوں کا بھرپور ازالہ کیا جائے۔ اسلامی حکومت کے غلبہ اور عملاً نظامِ اسلامی کے تنفیذ میں وہی راستے اختیار کیے جائیں جو حضور سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے اختیار کیے تھے۔ محاذِ جنگ کے جرنیلوں، قومی سیاست کے راہنماؤں اور جہاد سپاہیوں کو سنتِ نبویؐ اور طریقِ سنت اور للہیت کا دامن کسی بھی مرحلہ پر ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیئے، فتح کا راز اور کامیابی کی کنجی اسی میں مضمر ہے۔

**سوال**:۔ افغان عبوری حکومت کی موجودہ حیثیت اور بین الاقوامی ردِ عمل کے بارے میں ارشاد فرمائیے؟

**جواب**:۔ افغان عبوری حکومت کی تشکیل، اتحاد اور اس کا استحکام اہم ترین مسئلہ تھا، بیرونی طاقتیں اور روسی ایجنٹ کبھی یہ نہیں چاہتے تھے کہ مجاہدین یکمشت اور متحد ہوں مگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا، عبوری حکومت کی تشکیل میں کامیابی حاصل رہی۔ اب مرکزی قیادت اور عبوری حکومت کے ذمہ داروں کا یہ فرض ہے کہ وہ کسی بھی عالمی سازش اور دام ہمرنگ زمین سے خود کو محفوظ رکھنے میں زیرکی، دانائی اور پورے حزم و احتیاط کا مظاہرہ کریں۔ اس کے لیے باہمی اعتماد اور مضبوط اتحاد اور

اب مرکزی قیادت اور عبوری حکومت کے ذمہ داروں کا یہ فرض ہے کہ وہ کسی بھی عالمی سازش اور دام ہمرنگ زمین سے خود کو محفوظ رکھنے میں زیرکی، دانائی اور پورے حزم و احتیاط کا مظاہرہ کریں۔



© rasailojaraid.com

ہمہ دم ارتباط کی ضرورت ہے۔ جب نظم و ضبط اور باہمی اعتماد کی قوت مضبوط ہوگی اور خلوص و للہیت ہوگی تو دنیا کی کوئی طاقت اس میں دراڑ نہیں پیدا کر سکے گی۔

**سوال**:- جلال آباد کی تازہ ترین صورتحال کیا ہے؟

**جواب**:- جلال آباد، کابل، قندھار، خوست، غرض مجاہدین مختلف محاذوں پر جنگ لڑ رہے ہیں۔ حالات مایوس کن نہیں امید افزا ہیں تاہم سیاسی طور پر بڑے حزم و احتیاط اور فکر و تدبیر کی ضرورت ہے۔ دشمن بڑا عیّار ہے، مکر و فریب اور دجل و تلبیس کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

> **دشمن بڑا عیّار ہے مکر و فریب اور دجل و تلبیس کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔**

**سوال**:- پاکستان کے مسلمانوں نے انصار کا کردار ادا کیا ہے، اس بارے میں آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

**جواب**:- جی ہاں! پاکستان کے مسلمانوں نے تعاون کیا، ہمیں اپنی زمین پر بسایا، پناہ دی، معاونت اور نصرت میں ہر ممکن تعاون کیا، سب ہمارے شکریئے کے مستحق ہیں، بہت اچھا سلوک کیا ہے اور دینی اعتبار سے ہم سب ملتِ واحدہ ہیں ہماری جنگ آپ کی جنگ ہے، آپ کا غم ہمارا غم ہے۔ یہ ہمارا، آپ کا اور تمام عالم اسلام کا دینی فریضہ ہے کہ وہ جہادِ افغانستان کی بھرپور حمایت کریں۔

> **یہ ہمارا آپ کا اور تمام عالم اسلام کا دینی فریضہ ہے کہ وہ جہادِ افغانستان کی بھرپور حمایت کریں**

**سوال**:- حال ہی میں بعض قبائل کی جانب سے جو افغان مجاہدین کی مزاحمت کی جا رہی ہے اس سے جہادِ افغانستان کہاں تک متاثر ہوا ہے؟

**جواب**:- قبائل میں افغان مجاہدین کے خلاف جو تحریک شروع ہے اور وہاں غیر ملکی اشاروں پر چلنے والے بعض مفاد پرست عناصر سادہ لوح مسلمانوں کو جو افغانوں کے خلاف بھڑکا رہے ہیں اس سے جہادِ افغانستان یا مستقبل کے آزاد اسلامی افغانستان کو کوئی نقصان نہیں ہوگا بلکہ اس سے خود پاکستان کو نقصان ہوگا۔ جس ملک میں کرائے کے مزدور پیدا ہو جائیں، غیروں کے وفادار پیدا ہوں گے تو وہ ملک تباہ ہو جائے گا۔ یہ سب کچھ روسی اشارہ پر کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ افغانستان میں آزاد اسلامی ریاست قائم ہو کر رہے گی، مگر حالیہ خطرناک قبائلی تحریک سے پاکستان کو نقصان ہوگا۔

© rasailojaraid.com



**سوال:** شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ..........

**جواب:** آپ نے کیا مبارک ذکر چھیڑا اللہ اللہ! کیا عجیب انسان تھے، ان کی ذات اتمام حجت تھی علوم کے بحرِ ذخار تھے، عظیم محدث تھے، اصل مجاہدِ کبیر وہی تھے۔ جہادِ افغانستان میں ان کے تلامذہ، متوسلین اور معتقدین نے جو کردار ادا کیا ہے اور جس طرح انہوں نے افغان مجاہدین کی سرپرستی، حمایت، بھرپور راہنمائی اور افرادی قوت بلکہ محاذِ جنگ کی فعال قیادت مہیا کی ہے، جہاد کی سطح پر یہ اُن کا ایسا امتیاز اور اختصاص ہے کہ دوسرا اس سعادت میں ان کا شریک اور سہیم نہیں۔

**جہادِ افغانستان میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہ العزیز کا کردار ....**

میں نے حضرت شیخ الحدیثؒ سے مختصر المعانی پڑھی تھی، صدرا بھی پڑھی تھی، فنون کی اعلیٰ کتابیں بھی پڑھیں اور دورۂ حدیث شریف بھی اُن سے پڑھا تھا۔ مسلم شریف اور بخاری شریف کا کچھ حصہ اور ترمذی شریف بھی ان سے پڑھی تھی۔ فراغت کے بعد جب بھی ہم اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے بڑی شفقت اور ہمت افزائی فرماتے، ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کی عظمت کی کیا یہ کوئی کم دلیل ہے کہ اس وقت سرحد کے وزیرِ اعلیٰ نصر اللہ خٹک نے آپ کے مقابلہ میں قومی اسمبلی کی سیٹ پر شکست کھائی تو وزیرِ اعظم کے استفسار پر اس نے کہا جناب! شکست کھانا تو میرا مقدر تھا کہ میرا مقابلہ وقت کے پیغمبر سے تھا۔ (العیاذ باللہ)

حضرت شیخ الحدیثؒ گاہے گاہے نقدی بھی ارسال فرماتے، محاذِ جنگ پر بھی آپ مجاہدین کے لیے رقم بھیجا کرتے تھے، جب ملاقات ہوتی تب بھی خصوصیت سے اپنے ہاتھوں سے نقدی مرحمت فرماتے ہم اسے تبرک سمجھ کر لے لیتے اور پھر واقعۃً بھی عملی میدان میں اس کے بڑے برکات وثمرات ظاہر ہوتے۔

مرکزِ علم دارالعلوم حقانیہ ایک عظیم علمی درسگاہ ہے مگر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ نے اسے جہادِ افغانستان کی چھاؤنی بنا دیا ہے۔ افغانستان کا ہر مجاہد، ہر سپاہی، ہر کارکن، شہری اور بچہ بچہ ان کا ممنون ہے کہ ان کی مساعی توجہ اور فیض و برکت سے علم و معرفت کا سلسلہ چلا اور جہاد کے جذبات کی انگیخت ہوئی۔ مجاہدین کا لازوال تاریخی کردار اور مخلصانہ اعمال حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے لیے عظیم صدقہ جاریہ ہیں۔



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com